

علوم القرآن پر چند نادر فارسی / عربی مخطوطات کا تعارف
(مسعود جمنڈیر اسلامیہ لائبریری میلسی)

ڈاکٹر محمد شریف سیالوی ☆

برصغیر پاک و ہند میں عرب فاتحین کے ذریعے عربی زبان و ثقافت کا آغاز ہوا۔ تقریباً چار سو سال تک عربوں کی حکومت قائم رہی۔^(۱) اس عرصہ میں سندھ اور ملتان کی مسلمان حکومتوں کے بالخصوص عرب ممالک کے ساتھ سیاسی و ثقافتی اور تجارتی روابط برقرار رہے۔^(۲) ہند سے مصر، شام، عراق، حجاز اور یمن کی طرف طالبان علم عازم سفر ہوئے۔ بعض لوگ وہیں کے ہو رہے اور بعض واپس ہندوستان آئے اور یہاں بساط علم پھیلائی۔ فارس اور عرب ممالک سے کئی علماء و صوفیاء برصغیر پہنچے اور اپنے فیضان علمی سے اہل ہند کو سیراب کیا۔^(۳) مساجد اور مدارس کے قیام کی روایت تو محمد بن قاسم ثقفی نے ڈال ہی دی تھی۔^(۴) البتہ باقاعدہ تصنیف و تالیف کا سلسلہ دوسری صدی ہجری تک تو شروع نہ ہو سکا۔^(۵) چند محدثین کے اسماء ملتے ہیں جو سندھ میں قیام پذیر ہوئے۔ اور تالیف کتب کا ذوق بھی رکھتے تھے۔ ارور اور منصورہ کے علاوہ دہلی اور دوسرے درجہ میں ملتان اور قنڈار کی بہت بھی یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ہندوستان میں عربیہ اور منقول کے درس و تدریس کے قدیم ترین مراکز ہیں۔^(۶)

بھنبور سے برآمد کتبوں اور بعض سیاحوں کے بیانات کے مطابق عربوں کے عہد حکومت تک عربی سرکاری زبان رہی اور عام لوگ بھی عربی زبان سمجھتے تھے۔ (۷) لیکن عربوں کی حکومت کے خاتمہ پر عربی زبان کی جگہ فارسی نے سنبھال لی۔ اگرچہ بایں وجہ عربی زبان کا رواج نہ رہا۔ لیکن اس کی دینی حیثیت ہر دور میں مسلم رہی ہے۔ اور اس کے نتیجے میں برصغیر میں عربی علوم میں تصنیف و تالیف اور تدریس کا عمل ہمیشہ جاری رہا۔ اس کے بعد سے انگریزی استعمار کے دور تک فارسی بطور سرکاری زبان نافذ رہی۔ اس لیے اسلامی علوم و فنون کا بہت بڑا سرمایہ فارسی زبان میں موجود ہے۔ (۸)

برصغیر پاک و ہند میں اسلامی دور کے آغاز سے ہی مدارس و مساجد کے ساتھ لائبریریوں کا قیام عمل میں آیا۔ اس دور میں کاغذ کی صنعت اور کلمت کے فن کو خوب عروج حاصل ہوا۔ سلاطین و امراء میں بھی نجی لائبریریاں بنانے کا ذوق تھا۔ برصغیر میں اب تک قلمی نسخوں اور مخطوطات پر مشتمل پبلک اور نجی کتب خانوں کی بہت بڑی تعداد موجود ہے۔ بلکہ انگریز استعمار نے علم و ہنر کے ان خزانوں کو یورپ میں منتقل کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی۔

لمتان اور اس کے گرد و نواح میں ذاتی لائبریریوں میں مخطوطات کا علمی سرمایہ علماء و محققین کی توجہ کا مستحق ہے۔ اس تناظر میں مسعود جھنڈیر اسلامیہ لائبریری (میلسی) اور اس میں موجود علوم قرآن پر چند نادر فارسی و عربی مخطوطات کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ امید ہے اہل علم کے لیے معلومات افزا ہوگا۔

مسعود جھنڈیر اسلامیہ لائبریری میلسی

محل وقوع

یہ لائبریری میلسی کے قصبہ ”سردار پور جھنڈیر“ سے چند فرلانگ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ میلسی شہر سے فاصلہ تقریباً پندرہ کلومیٹر ہے۔

تاسیس اور بانی حضرات

میاں مسعود احمد، میاں محمود احمد اور میاں غلام احمد تین بھائیوں کی کتاب دوستی کے نتیجے میں اس عظیم الشان لائبریری کا قیام عمل میں آیا۔ جھنڈیر خانوادہ صوفیانہ روایات کا امین رہا ہے۔ سلسلہ نسب حضرت عباس علمدار سے جا ملتا ہے۔ جھنڈیر دراصل جھنڈاگیر، بمعنی علمدار تھا۔ جو بعد ازاں لسانی تبدیلیوں کے ساتھ ”جھنڈیر“ بولا جانے لگا۔ میاں صاحبان کو اپنے نانا ملک غلام محمد چوغلہ سے چالیس سال قبل چند سو کتابیں وراثت میں آئیں۔ ازاں بعد علم دوستی اور کتب بینی کے ذوق نے وہ جذبہ صدق و اخلاص عطاء کیا کہ میاں صاحبان نے ذاتی مصارف سے لائبریری کی شاندار عمارت تعمیر کروائی اور نہایت سلیقہ کے ساتھ کتابوں کو موضوعاتی ترتیب کے ساتھ رکھ دیا۔ اب تک لائبریری میں پچاس ہزار سے زائد کتب آچکی ہیں، قرآن مجید کے قلمی نسخوں کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے۔ عربی اور فارسی مخطوطات کی تعداد بھی ہزاروں میں ہے۔ کتابوں اور مخطوطات کی خریداری اور درآمد کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔

لائبریری میں موجود عربی مخطوطات کی مفصل فہرست محمد اسحاق قادری اور ایاز حسین نے ایم۔ اے عربی کے تھیسس (Thesis) کے طور پر میری نگرانی میں تیار کی۔ تقریباً چار سو مخطوطات کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔^(۹)

علوم قرآن کے موضوع پر کام کرنے والے محققین اور شائقین کے لیے چند نادر مخطوطات کا تعارف پیش خدمت ہے۔

مخطوط

نام مخطوط : قرآن مجید مع حواشی تفسیر
 موضوع : علوم قرآن
 متن خط نسخ میں جلی قلم سے تحریر کیا گیا ہے۔
 اور حواشی خط نستعلیق میں ہیں۔

اوراق : ۱۲۰۰
 سطور : ۹
 قطع : ۲۷×۳۲ سم
 کیفیت : کھل پڑھا جا سکتا ہے۔ مولف اور کاتب کا نام کہیں نہیں لکھا گیا۔
 مخطوط کے متن میں قرآن مجید ہے جو نہایت ہی خوبصورت رسم الخط میں ہے۔
 آغاز اور ہر سورہ کے شروع میں خوبصورت رنگدار حاشیے ہیں اور کاغذ مٹلا ہے۔ رکوع اور ہر
 جزو کے ربع، نصف وغیرہ علامات و رموز کو رنگین محرابوں دائروں اور حاشیوں میں سرخ
 روشنائی سے تحریر کیا گیا ہے۔

متن (قرآن مجید) کے ساتھ ساتھ فارسی ترجمہ سرخ روشنائی میں اور ہر کلمہ کے
 نیچے اس کی تحریر ترکیبی حیثیت کو واضح کیا گیا ہے۔ یہ نحوی ترکیب سیاہ روشنائی کے ساتھ
 خط نستعلیق میں ہے۔ متن درمیان صفحہ میں ہے اس کے تین اطراف میں تین حواشی
 لائین کھینچ کر الگ الگ کر دیئے گئے ہیں۔

حواشی کے مندرجات میں ذیل علوم قرآن آتے ہیں۔

۱۔ قراء، ۲۔ اعراب، ۳۔ فوائد (تفسیر)، ۴۔ الرسم اور ۵۔ دلیل الوقوف
 رموز سرخ روشنائی کے ساتھ عنوانات حواشی کے اندر لکھے گئے ہیں۔ درج
 معلومات کے آخر میں ماخذ اور مصادر کی طرف بھی اشارہ کر دیا گیا ہے۔ ان اشارات کی مدد
 سے مرقومہ حواشی کے مصادر کا تفصیلی تعارف حسب ذیل ہے۔

۱۔ تیسیر: التیسیر فی القراءات العشر للامام ابی عمرو الدانی

۲۔ إبراز المعانی: إبراز المعانی من حرز الامانی شرح النشاطیہ للشیخ ابی
 شامہ عبدالرحمن بن اسماعیل الدمشقی المتوفی (۶۲۵) دیکھے کشف
 الظنون۔ ۱/۶۳۷

۳۔ التبیان: املاء مامن بہ الرحمن من وجوه الاعراب والقراءات فی جمیع القرآن
 المعروف ”بالتبیان“ تالیف ابی العبقا عبداللہ بن الحسن بن عبداللہ الکبری

- (۵۵۳۸ - ۵۶۱۶) یہ کتاب مطبوع ہے۔
- ۴۔ مجمع البیان: مجمع البیان فی تفسیر القرآن تالیف ابی علی الفضل بن الحسن الطبرسی (۵۵۳۸) مطبوع ہے۔
- ۵۔ مفتاح: مفتاح الفلاح و مصباح النجاح المشهور بدعاء الصباح المنسوب الی امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ، شرحہ الملاہادی السیزواری، یہ دعا الجوش الکبیر کی کتاب شرح الائمة کے ساتھ طبع ہوئی۔ دیکھئے عجم المطبوعات العربیہ ۱۰۰۰/۱
- ۶۔ منهج الصادقین: منهج الصادقین فی الزام المخالفین فی تفسیر القرآن المبین/ خلاصہ المنهج تالیف السید فتح اللہ بن شکر اللہ الکاشفی الشیعی (۹۸۸ھ) تفصیلی تعارف دیکھئے کشف الظنون: ۵۹۲/۳
- ۷۔ کنز العرفان: کنز العرفان فی فقہ القرآن۔ تفصیلی تعارف دیکھئے کشف الظنون: ۲۵۵/۵، معجم المطبوعات العربیہ: ۱۸۸۲/۲، ۱۸۸۳ء اس کا ایک محلی نسخہ دارالکتب المعریہ میں بھی موجود ہے لیکن کسی نے بھی مولف کا نام ذکر نہیں کیا۔ صاحب کشف الظنون نے وضاحت کی کہ یہ تفسیر شیعہ مذہب کے مطابق فقہی احکام پر مشتمل ہے۔
- ۸۔ مواہب علمیہ: المواہب العلمیہ فی الجمع بین الحکم القرآنیۃ والحديثیۃ - تالیف علاء الدین علی بن حسام الدین الہندی۔ دیکھئے عرفی لوبیان میں پاک و ہند کا حصہ (اردو ترجمہ) ص ۳۲۰
- ۹۔ سجاوندی: کتاب الوقف والابتداء۔ تالیف شمس الائمہ ابی جعفر محمد بن طیفور السجاوندی۔ علامہ سیوطی نے اس کتاب کا ذکر ”الاتقان فی علوم القرآن“ میں کیا ہے۔
- ۱۰۔ تفسیر البیضاوی: تفسیر البیضاوی: معروف ہے۔

۱۱۔ قواعد القرآن : (قواعد القرآن) تصنیف میں ہو سکا کہ اس کتاب کا مولف کون ہے؟

۱۲۔ دررالنظم: (دررالنظم) مخطوطہ میں اسی طرح متعدد مقامات پر حوالے ملتے ہیں۔ لیکن اس کتاب کے بارے میں بھی یقینی معلومات نہیں مل سکیں البتہ ”الدررالنظیم فی خواص القرآن العظیم“ تالیف الشیخ ابی عبداللہ محمد بن سہیل الخزرجی المعروف بابن الخشاب الیمنی (۵۶۸ھ) ملتی ہے۔ یہی نسخہ امام یافعی کی طرف بھی منسوب کیا گیا۔ چونکہ حواشی میں سورہ اور آیات کے خواص سے بحث کی گئی ہے اس لیے قیاس یہ ہے کہ کاتب نے ”الدررالنظیم“ کی بجائے ”دررالنظم“ غلطی سے لکھ دیا ہے۔ یا محشی کے نزدیک درست نام یہی ہے۔

۱۳۔ عقائد نصریہ: حواشی میں ”عقائد نصریہ“ کا حوالہ بھی ملتا ہے لیکن اس نام کی کتاب کے بارے میں معلومات نہیں مل سکیں۔

۱۴۔ مدلل القرآن : مدلل القرآن۔ کتاب اور مؤلف کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

مذکورہ مصادر کے علاوہ مخطوط مذکورہ کے امتیازات درج ذیل ہیں :-

۱۔ قرآن مجید کا ترجمہ ، ترکیب نحوی ، اور دیگر علوم سے متعلق معلومات فارسی زبان میں ہیں اگرچہ ان کے بعض مصادر عربی میں ہیں۔

۲۔ محولہ بالا کتب مصادر میں سے اکثر شیعہ علماء کی تصنیفات ہیں۔ اس لیے قیاس یہ ہے کہ مؤلف حواشی کا شیعہ مسلک سے تعلق تھا۔

۳۔ باوجودیکہ شیعہ مسلک سے متعلق علماء کی کتابوں کو ماخذ بنایا گیا لیکن مولف نے نہایت اعتدال سے اختلافی مسائل کو نقل کیا۔ آیۃ الوضوء میں غسل رطلین اور مسح کے بارے میں شیعہ اور سنی نقطہ نگاہ دونوں کو ذکر کیا۔ فمما اوتیتہم من شیء فمتاع الحیوة الدنیا آلاہ کے تحت مولف نے عقائد نصریہ کے حوالے سے کہا کہ آیت محولہ بالا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان میں نازل ہوئی۔

۴۔ حواشی، ترجمہ اور ترکیب نحوی ہر آیت کے ساتھ درج ہیں۔ اس طرح یہ مخطوط ضروری علوم قرآن کو بیک جا جامع ہے۔

مخطوط (۲)

- نام مخطوط : غایبہ التفسیر
- موضوع : فارسی منظوم ترجمہ (از سورہ کاف تا آخر سورہ الناس)
- کل اوراق : ۳۳۱ خط نستعلیق
- تقطیع : ۲۶x۱۸ سم
- سطریں : ۱۵
- کیفیت : حاشیہ ہر متن قرآن خط نسخ جلی میں تحریر کیا گیا ہے۔
- تین سطروں کی جدول ہے۔ علامات اور عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔
- تاریخ / تکمیل ترجمہ : ۱۲ ربیع الاول ۱۲۷۳ھ
- اول : سورہ کاف وہی یکہ مائتہ و عشر آیات
- بسم اللہ الرحمن الرحیم : بسم اللہ برتاج شدہ دریتیم
- شکر مرآن خالق نازل نمود : بر بندہ خود مصحف فاضل نمود
- اوست کہ نہ نہادہ کجی : از ہمہ الفاظ و معانی قرآن
- در بیان : و سوسہ ساز و بصدور الناس از ہمہ اجناس جنان نیز
- اختتام : ناسی
- شکر خدا شد بناہ اختتام : معنی قرآن تنظیم کلام
- من کہ بتالیف نکردم غلط : ور بود از کاتب باشد فقط
- یا رب از کور دلاں دور دار : کن بجہاں روشن این یادگار
- ترتیب : تحت تمام شد نیمہ ثانی از تفسیر منظومہ غایبہ التفسیر
- روز جمعہ وقت شمس ششم ماہ رمضان المبارک ۱۲۷۷ھ اللہم اغفر لمصنفہا
ومکاتبہا ولقاریئہا بحق محمد تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ
اجمعین آمین۔

چونکہ ابتدائی حصہ دستیاب نہیں ہو سکا۔ اس لیے مولف کے نام کے بارے میں معلومات نہیں مل سکیں۔ البتہ منظوم ترجمہ کے آخر میں دعائیہ کلمات سے اندازہ ہوتا ہے کہ مترجم علاقہ بہاولپور کا باشندہ تھا۔ اور نواب بہاول خان (چہارم) کے عہد حکومت میں منظوم ترجمہ کا کام مکمل کیا۔

مخطوط (۳)

التفسیرات الاحمدیہ فی بیان الآیات الشرعیة

نام مولف	:	الشیخ احمد المدعو مہاجیون التونی (۱۱۳۰ھ)
موضوع	:	تفسیر قرآن
تعداد لوراق	:	۱۲۲
خط	:	نسخ
تقطیع	:	۱۷×۲۳ سم
ناخ	:	سید احمد ولد اخوند زادہ ملا نور محمد
تاریخ کتابت	:	۱۱۸۱ھ
کیفیت	:	نسخہ مکمل ہے۔ پڑھا جا سکتا ہے اگرچہ اوراق بوسیدہ ہیں۔
لولہ	:	یا فتاح بسم اللہ الرحمن الرحیم یا فتاح۔

” الحمد لله رب العالمین والصلوة علی خیر خلقه محمد واله واصحابه
اجمعین وهذا مختصر فی بیان الآیات التي یستنبط منها الاحکام
الشرعیة ”

آثره : انه الحوض الكوثر او النهر الكوثر فی الجنة و قدروی
عن النبی علیہ الصلوٰة والسلام انه نهر فی الجنة و ایضاً قال علیہ السلام حوض
میسرة شهر الحدیث ، اللهم ارزقنا نصیباً من الحوض الكثير۔ تحت هذه النسخة
المسمى بتفسیر الاحمد من يد الفقیر الحدیر سید احمد اخوند زادہ ملا نور محمد
ساکنن بابران، غفر الله له ولجميع المومنین والمومنات برحمتك ياالله۔

مختب الدرۃ البیضاء

مولف	:	عبدالخالق من محمد
موضوع	:	خلاصہ تفسیر سورہ یوسف
لوراق	:	۷۴
سطور	:	۱۳
تسطیح	:	۱۳ × ۲۰ سم
ناخ	:	حامد اللہ بن حکیم
تاریخ کتبت	:	۱۰ رمضان ۱۲۸۲ھ
کیفیت	:	مکمل ہے پڑھا جا سکتا ہے۔ خط نسخ میں تحریر کیا گیا ہے۔
اولہ	:	الحمد لله الذي لانستفتح الكتب الابحده ولايصل العسر واليسر الابحكمه ، والصلوة والسلام على محمد المبعوث الى خلقه لاطهار رحمته كما قال الله عزو جل (وما ارسلنك الا رحمة للعالمين) وبعد فهذه قصة وضعها الله تعالى في فرقانه . قال الله تعالى (نحن نقص عليك احسن القصص) فقال الفقير المفتقر الى رحمة الله الغنى الاحد المسمى بعبد الخالق بن مرحوم محمد عفى الله عنهما قد اختصرت هذه القصة من تفسير حامد بن الامام الغزالي رحمه الله عليه تيسير للواعظين.
آخره	:	قدتمت هذه المنتخب من تفسير الحامد ابن محمد الغزالي رحى الله المسمى الدرۃ البیضاء لعناية الله الهادى فى تاريخ خمسة عشر ممن شهر رمضان الشريف بعد اداء العصر سنة الف ومائتين واثنان و سبعين من هجرة النبى عليه السلام وافضل الصلوة واكملها و على آله و اصحابه اجمعين قد فرغت من تحرير هذه النسخة فى مصلى ملتان ولكن كتبت هذا الموجز لمطالعة نفسى ولانتفاع الاخوان. اللهم وفقنا لما تحب و ترضى و جنبنا لسخطه ، اللهم اوصل الراقم الذى اسمه حامد الله بن عبدالحكيم الى العلم الظاهرى والباطنى والى

غير هما من الدينى والدنيوى بحرمة النبى وآله الاسجاد يا رب العباد و صلى الله على محمد واله واصحابه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين۔ بعض محققين نے تفسير سورہ يوسف کا نام درۃ البيضاء لکھا ہے اور اسے امام غزالی کی طرف منسوب کیا ہے۔ قاضی عبدالنبی کوکب نے پنجاب یونیورسٹی کے مخطوطات کی فہرست میں اس مخطوطہ کو متعارف کروایا تفصیل حسب ذیل ہے۔

عنوان	:	تفسير سورة يوسف
مولف	:	ابو حامد محمد بن محمد الغزالي التونسي ۵۰۶ھ
لوراق	:	۹۵
خط	:	نسخ
سطور	:	۱۹
کاتب	:	محمد عبید
تقطیع	:	۱۳×۲۱
تاریخ کتابت	:	۱۱۶۱

نوری بک ڈپو۔ لاہور سے تفسیر سورہ یوسف کا اردو ترجمہ طبع ہوا۔ ترتیب و تدوین مولانا محمد حفیظ نیازی ایڈیٹر رضائے مصطفیٰ نے کی۔ کتاب کے بارے ان کا بیان ہے کہ پہلی بار اسی کا ترجمہ ۱۳۸۳ھ کو شائع ہوا اور یہ کہ اسی کتاب کا عنوان بعض محققین نے سر العالمین بتایا۔ لیکن منتخب درۃ البيضاء کے دو خطی نسخے جو مسعود جھنڈیر اسلامیہ لائبریری میں موجود ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب امام غزالی کی طرف غلط منسوب ہے کیوں کہ امام غزالی کی تالیفات میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔ مخطوطہ محولہ بالا کے مطابق اس کتاب کے مولف حامد بن محمد الغزالی ہیں۔

مصادر و مراجع

- ۱- احسن التقاسیم فی معرفة الاقالیم لشمس الدین ابی عبداللہ محمد بن احمد البشاری مطبوعہ بریل۔ لیدن۔ الطبعة الثانية ۱۹۰۶م م ۳۸۱
- ۲- حركة التالیف بالغة العربية فی الاقلیم الشمالي الهندی للدكتور جمیل احمد۔ جامعة الدراسات الاسلامیة، کراچی م ۶
- ۳- فتوح البلدان م ۵۳۸، ۵۳۰
- ۴- ادبیات پاکستان۔ پہلی جلد عربی ادب مقدمہ از ڈاکٹر محمد یوسف م ۲، پنجاب یونیورسٹی، لاہور ۱۹۷۲ء
- ۵- ایضاً
- ۶- عرب و ہند تعلقات، سید سلیمان ندوی۔ کریم سنز پبلشرز۔ کراچی، م ۳۳۱
- ۷- ادبیات پاکستان۔ پہلی جلد عربی ادب م ۵
- ۸- دیکھئے ادبیات پاکستان تیسری، چوتھی اور پانچویں جلد (قاری ادب)
- ۹- مقالہ ایم۔ اے عربی بعنوان مسعود جمنذیر اسلامیہ لائبریری۔ عربی مخطوطات کی تفصیلی فرست۔ مقالہ نگار: محمد اسحاق قادری، لیاڑ حسین چودھری۔ نگران: ڈاکٹر محمد شریف سیالوی، شعبہ عربی، میاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔

